7867 ـ قبر پرستوں کے جنازہ میں شرکت کرنا

سوال

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ مشرکوں کے لیے دعائے استغفار کریں، چاہے وہ ان کے عزیز و اقارب ہی کیوں نہ ہوں، بعد اس کے ان کے لیے یہ ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں .
مندرجہ بالا آیت کا ظاہر مشرکوں کے لیے استغفار کرنے سے منع کر رہا ہے چاہے وہ اپنے قریبی عزیز اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، ہم دیہاتی لوگوں میں سے بہت سے لوگوں کے والدین اور اقرباء کو قبروں کے پاس ذبح کرنے اور قبروں والوں کو وسیلہ بنانے اور انہیں نذر و نیاز دینے اور مصیبت کے وقت قبر والوں سے تکلیف دور کرنے کی درخواست کرنے کی عادت ہے، اور اپنے بیماروں کی شفایابی کے لیے بھی وہیں جاتے ہیں، اور ان کی موت بھی اسی حالت میں ہوئی ہے، ان تك كوئی نہیں پہنچا جو انہیں توحید کا معنی اور کلمہ لا الہ الا اللہ کا مقصد اور معنی بتائے، اور ان تك كوئی نہیں پہنچا جو انہیں یہ بتائے کہ نذرونیاز اور دعاء و عبادت صرف اللہ وحدہ لا شریك کے لیے ہے کسی اور کے لیے نہیں، تو کیا ایسے لوگوں کے جنازے میں شرکت کی جا سکتی ہے، اور ان کی نماز جنازہ ادا کرنی جائز ہے، اور کیا ان کے لیے دعا اور استغفار اور ان کی طرف سے حج اور صدقہ کیا جا سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جو شخص بھی بیان کردہ اوصاف اور حالت پر فوت ہوا ہو اس کے جنازہ میں شریك ہونا اور اس کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے لیے دعا اور استغفار کی جا سکتی ہے، اور نہ اس کی جانب سے حج اور صدقہ کیا جا سکتا ہے؛ کیونکہ اس کے مذکورہ اعمال شرکیہ اعمال ہیں، اور سابقہ آیت میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے شایان شان نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے دعائے استغفار کریں، چاہے وہ ان کے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں التوبۃ (113).

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

" میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی استغفار کے لیے دعا کرنے کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت نہ ملی، اور میں نے اس کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دے دی گئی "

مسند احمد (2 / 441) (5 / 355) صحیح مسلم (2 / 671) حدیث نمبر (976) سنن ابو داود (3 / 557) حدیث نمبر (3234) سنن نسائی (4 / 90) حدیث نمبر (2034) سنن ابن ماجۃ (1 / 501) حدیث نمبر (1572) ابن ابی شیبۃ (3 / 343) ابن حبان (7 / 440) حدیث نمبر (3169) مستدرک الحاکم (1 / 375 ـ 376) البیہقی (4 / 76).

اور جو کچھ کہا گیا ہے وہ اس بنا پر معذور نہیں: کہ ان کے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو انہیں یہ بتائے کہ جن امور کے وہ مرتکب ہو رہے ہیں وہ شرک ہے، اس لیے کہ قرآن مجید کے دلائل واضح ہیں، اور ان کے مابین اہل علم موجود ہیں، لھذا جس شرک پر وہ ہیں اس کے متعلق ان کے لیے سوال کرنا ممکن ہے، لیکن انہوں نے سوال کرنے سے اعراض کیا اور اپنے اعمال پر راضی رہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.